Digitized By Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ال ۳۵

الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

یوم جمعۃ المبارک

جلد ۳۰ | ۷ ماہ ظہور ۱۳۲۱ ش | ۲۴ ماہ رجب ۱۳۶۱ ھ | ۷ ماہ اگست ۱۹۴۲ء | نمبر ۱۸۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۵ - ماہ ظہور ۱۳۲۱ ش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج چھ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو ضعف کی شکایت ہے۔ حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائی جائے۔

افسوس۔ مولوی محمد عبد اللہ صاحب اعجاز قائم مقام پرائیویٹ سیکرٹری کا بچہ چند روز بیمار رہنے کے بعد آج فوت ہو گیا۔ احباب صبر جمیل کے لئے دعا کریں۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۲۴ ماہ رجب ۱۳۶۱ ھ

رُوحانی مصلح کی ضرورت اور سکھ

پنجاب کے بعض اضلاع کے ان دیہات میں جہاں سکھ مالکانہ حیثیت رکھتے ہیں۔ اور مسلمان پیشہ ور بستے ہیں۔ سکھ جس قسم کے مظالم ان مسلمانوں پر کرتے رہتے ہیں۔ ان کا ذکر ہم نے سکھ معاصر "شیر پنجاب" کے اس شکوہ کے جواب میں کیا تھا۔ کہ ضلع کرنال کے کچھ جاٹوں نے سکھ بننے کے لئے ایک دیوان کا انتظام کیا۔ تو اس گاؤں کے مسلمانوں نے جو زیادہ تر کمین (پیشہ ور) تھے گڑبڑ ڈالنے کی کوشش کی اور آخر میں لکھا۔ کہ اگر ہندو یا اچھوت سکھ بنتا ہے۔ تو مسلمانوں کو کیوں جوش آتا ہے اور وہ کیوں بُرا مناتے ہیں۔

ہم نے پیشہ ور مسلمانوں پر سکھوں کے جو مظالم پیش کئے تھے۔ ان کے متعلق خاموشی اختیار کرتے ہوئے سکھ معاصر نے گورو گوبند سنگھ جی کی یہ ہدایت نقل کی۔ کہ جو سکھ مسلمان عورت کی آبرو پر ہاتھ ڈالے۔ وہ تنخواہیہ ہے۔ مرتد ہے۔ اور کوئی سکھ اس سے موالات نہ کرے۔ اس پر ہم نے کہا۔ یہ ہدایت تو بہت اچھی ہے۔ مگر جب اس پر عمل نہیں کیا جاتا۔ حتے کہ عام سکھوں کو یہ بتائی بھی نہیں جاتی۔ تو اس سے کیا حاصل۔ مسلمان عورتوں کی آبرو پر ہاتھ ڈالنے کے واقعات تو آئے دن ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن سکھوں کی کسی سنگت نے نہ تو ایسے مجرموں کو کبھی مرتد قرار دیا۔ اور نہ ان سے قطع تعلق کرنے کا اعلان کیا۔ سکھ لیڈروں اور سکھ پریس کو فرض ہے۔ کہ عام سکھوں کو اس قسم کی باتیں بتائیں۔ اور جو شخص ان کی خلاف ورزی کرے۔ اسے کم از کم اتنی سزا تو دیں جتنی ان کے گورو صاحب نے قرار دی ہے۔

اب اس بارے میں معاصر مذکور نے اپنے تازہ پرچہ ۲۔ اگست میں صفائی کے ساتھ تسلیم کر لیا ہے۔ کہ:-

"یہ بدقسمتی ہے۔ کہ ہمارے مبلغ۔ پرچارک۔ مشنری۔ اور اخبارات عامۃ الناس کو سکھ مذہب کی اخلاقی تعلیم سے بہرہ ور کرنے کی طرف کم توجہ دیتے ہیں۔ اور گوردوارے ایک ایسی پارٹی کے ہاتھ میں ہیں۔ جو خود گوردواروں پر قبضہ رکھنے کے لئے ہر جائز و ناجائز طریقہ سے کام لینا روا سمجھتی ہے۔ اور وہ نتیجہ میں اُلٹا انتخابات کے موقعہ پر شراب وغیرہ کی تقسیم سے بداخلاقی کو ترقی دیتی ہے"

سکھوں کی یہ حالت کب سے ہوئی۔ "شیر پنجاب" کا بیان ہے۔ کہ بادشاہت کی ہوا لگتے ہی وہ خدا کو بھی بھول گئے۔ اور گورو کو بھی۔ پھر دیوی دیوتاؤں کی پرستش کرنے لگ گئے۔ شراب پینے لگ گئے اور غیر عورت سے رنگ رلیاں منانے لگ گئے۔ تو خدا اور گورو سے دور جا پڑے۔ ان کا اقبال زوال میں تبدیل ہو گیا۔ اور وہ جیسے تھے۔ ویسے ہی بن کر رہ گئے۔

آج سکھوں کی کیا حالت ہے۔ اس کے متعلق "شیر پنجاب" کا بیان ہے۔ "اکالی تحریک کی ابتدا میں وہ مذہب اور عمل کے نقطہ نگاہ سے کچھ بلند ہونے لگے تھے۔ کہ گوردواروں کی دولت نے ان کے دلوں کو پھر مذہب کی طرف سے پھیر کر اپنا والا و شیدا بنا لیا۔ اور اب وہ پھر قعر پستی میں گرے پڑے ہیں۔ بدقسمتی سے ان کے مذہبی لیڈر بھی آج کل وہی ہیں۔ جو پولیٹیکل لیڈر ہیں۔ اور پالیٹیکس میں آج کل جھوٹ بے ایمانی۔ دھوکہ بازی۔ اور مطلب پرستی کو روا بلکہ کامیابی کے لئے لازمی و ضروری سمجھا جاتا ہے اس لئے اخلاقی معیار بھی قوم کا گرتا جا رہا ہے۔ گورو گوبند سنگھ صاحب کی تعلیم کا پرچار کون کرے۔ اور کوئی کرے۔ تو کس موہنہ سے کرے۔ جبکہ پرچارک خود انتخابی مہموں۔ اور پارٹی پراپیگنڈا میں اس تعلیم کو بالائے طاق رکھ کر اس کے منافی عمل کرتے ہیں"

اسی سلسلہ میں یہ بتاتے ہوئے کہ مذہب سے ایک عام بے رغبتی پائی جاتی ہے اور ہر طرف بے دینی اور بے عملی پھیلی ہوئی ہے۔ لکھا ہے:- "نہ مسلمان مذہبی تعلیم پر کاربند ہیں نہ ہندو۔ نہ عیسائی۔ نہ سکھ۔ خدا پر تمام لوگ رسمی طور پر ایمان لاتے ہیں عملاً وہ خدا کے قائل نہیں۔ بلکہ دنیا کے پرستار ہیں۔ ہندو مسلم فسادات کے دنوں میں جو جتنے زیادہ غنڈے سب سے بڑے مومن و مجاہدین جاتے ہیں۔ خواہ انہوں نے عمر بھر نہ کبھی نماز پڑھی ہو۔ نہ روزہ رکھا ہو۔ اور اعمال کے لحاظ سے تو وہ جو کچھ ہوتے ہیں دنیا جانتی ہے۔ یہی حال دوسری اقوام کا اور ہمارا اپنا ہے۔ یہ کس قدر شرم اور گوردواروں پر قابض لوگوں کے لئے ڈوب مرنے کا مقام ہے۔ کہ ہمارے ہمسائیوں کو اس تعلیم کا علم بھی نہیں۔ جو پرائی عورتوں۔ پرائے دھن، اور پرائے دھن اور پرائے حقوق کے متعلق سکھ مذہب دیتا ہے۔ ہمسائے تو کجا۔ سکھ کہلانے والوں کو علم نہیں"

مطلب یہ کہ آج دنیا میں بے دینی اور بداخلاقی کا جو دور دورہ ہے۔ سکھ بھی اس کی زد سے باہر نہیں سکھ اس تعلیم سے بالکل ناواقف ہو چکے ہیں۔ جو حضرت بابا نانک نے ان کے سامنے پیش کی اور مذہبی لحاظ سے ان کی بھی وہی حالت ہے۔ جو دیگر مذاہب کے لوگوں کی ہے۔ کہ بے دینی اور بدعملی کے مجسمے نظر آتے ہیں۔ اس بارے میں ہمیں معاصر "شیر پنجاب" سے کلی اتفاق ہے۔ مگر جہاں ہم سکھوں کی اپنے گورو صاحبان کی ہدایات سے ناواقفیت اور بے علمی کو بعض دیہات میں مسلمانوں پر مظالم روا رکھنے کا کوئی معقول عذر نہیں سمجھتے۔ وہاں سکھ پریس اور سکھ لیڈروں سے یہ بھی کہنا چاہتے ہیں۔ کہ کیا انہوں نے کبھی یہ سوچا ہے کہ خدا اور مذہب سے بیگانگت کو دور کرنے کی کیا صورت ہونی چاہیئے۔ اور ان کی مذہبی کتب اس بارے میں ان کی کوئی راہ نمائی کرتی ہیں یا نہیں۔ اگر نہیں سوچا۔ تو اب سوچیں۔ ہم ان کی سہولت کے لئے ان کی مقدس کتب سے چند اشارات پیش کرتے ہیں۔

دسم گرنتھ کے صفحہ ۱۴۰ میں آتا ہے:-

Digitized By Khilafat Library Rabwah

جب جب ہوت ارشٹ اپارا
تب تب دیہہ دھرت اوتارا

یعنی جب لوگ خداتعالےٰ سے مونہہ موڑ کر گمراہ ہو جاتے ہیں۔ تو اس وقت اوتار کا ظہور ہوتا ہے۔ اسی حقیقت کو پیش نظر رکھتے ہوئے آدھ گرنتھ صاحب صفحہ ۱۵ میں کہا گیا ہے کہ ہر جگو جگ بھگت اپایا پیج رکھد آیا رام راجے

یعنی خداتعالےٰ ابتدائے دُنیا سے ہی ضرورت کے وقت اپنے مقدس انسانوں کو مبعوث فرما کر ان کی صداقت ظاہر کرتا آیا ہے:

سکھوں کے مشہور مورخ گیانی گیان سنگھ صاحب نے اس بات کو ان الفاظ میں واضح کیا ہے۔ کہ

"یہ ثابت ہے کہ خداوند کریم وقتاً فوقتاً ہر قوم اور ہر ملک میں انقلاب زمانہ کے موجب قوانین قدرت کو ترقی دینے کے لئے کوئی نہ کوئی مہاتما بزرگ انسان پیدا کرتا ہے اور وہ ہر ایک قدرتی طاقت سے بہرہ ور ہوتا ہے۔ ہندوستان میں ایسے شخص کو عموماً اوتار کے نام سے پکارتے ہیں۔ اور غیر ملکوں میں رسول۔ پیغمبر پیشوا وغیرہ کہتے ہیں"۔ (تاریخ گورو خالصہ اردو صفحہ)

ان حوالوں سے ظاہر ہے۔ کہ سکھوں کو بھی یہی تعلیم دی گئی ہے۔ کہ جب دُنیا میں گمراہی۔ بے دینی۔ اور بداخلاقی بڑھ جاتی ہے۔ لوگ اپنے خالق اور مالک خدا کو بھول کر عیش و عشرت میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ تو خدا ان کی راہ نمائی کے لئے اپنی طرف سے کسی روحانی مصلح کو مبعوث کرتا ہے۔ جو ان کی سیدھے راستہ کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔ ادھر موجودہ حالت کے متعلق سکھوں کو تسلیم ہے۔ کہ "نہ مسلمان مذہبی تعلیم پر کاربند ہیں۔ نہ ہندو نہ عیسائی نہ سکھ خدا پر تمام لوگ رسمی طور پر ایمان لاتے ہیں۔ عملاً خدا کے قائل نہیں بلکہ دُنیا کے پرستار ہیں" تو ضروری ہے کہ موجودہ زمانہ میں خداتعالےٰ اپنا کوئی اوتار نبی۔ رسول اور پیغمبر بھیجے۔ اور ہر سعید انسان کا فرض ہے۔ کہ وہ ایسے انسان کی تلاش کرے۔ اور جب کوئی پتہ معلوم ہو۔ تو پوری کوشش اور سعی سے اس کے بارے میں تحقیق کر کے اسے قبول کرے ؛

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ضروری ارشاد

التوائے مقدمات کے متعلق

ملٹری سروس پر جانے والے احمدی فریقین مقدمات کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے حسب ذیل استفسار کے جواب میں جو ارشاد فرمایا وہ قاضی صاحبان و احباب کی آگاہی کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ ناظم دار القضاء قادیان

استفسار

بعض دوست ایسے دوستوں پر قضا میں دعوے کر دیتے ہیں۔ جو ملٹری سروس پر سمندر پار ہوتے ہیں۔ ملٹری قواعد کے ماتحت وہ نہ حاضر ہو سکتے ہیں۔ اور نہ ایسی باتیں خط و کتابت میں تحریر میں لا سکتے ہیں۔ جو ان کی ہدایات کے خلاف ہوں۔ ایسے لوگوں کے متعلق کیا کیا جائے۔ آیا تا اختتام جنگ ایسے مقدمات ملتوی کر دیئے جائیں۔ بعض مقدمات کی میعاد بھی ہوتی ہے۔ اس کے گزر جانے کا بھی مدعی کو ڈر ہوتا ہے۔

جواب

حضور نے ارشاد فرمایا ہے۔ مقدمہ کی نوعیت کو دیکھنا چاہیئے۔ اگر التوا میں کوئی نقصان فریقین کو نہ ہو۔ تو کوئی ہرج نہیں۔ میعادی مقدمات میں کس طرح التوا ہو سکتا ہے۔ (پرائیویٹ سکرٹری)

چودھری عطا محمد صاحب کے لئے درخواست دُعا

چودھری عطا محمد صاحب نائب تحصیلدار جو مخلص احمدی ہیں۔ کئی ماہ سے بعارضہ مالٹا فیور بیمار ہیں۔ اور قادیان میں رہتے ہیں۔ احباب سے اپنی صحت کے لئے درخواست دُعا کرتے ہیں۔ احباب دُعا فرمائیں کہ خداتعالےٰ انہیں صحت عطا کرے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کرشمۂ قدرت

"مجھ سے پہلے جس قدر رسول اور نبی گزرے ہیں سب کو یہ بلا پیش آئی تھی کہ شریر لوگ کتوں کی طرح ان کے گرد ہو گئے تھے۔ اور صرف ہنسی اور ٹھٹھے پر ہی کفایت نہیں کی تھی۔ بلکہ چاہا تھا کہ ان کو پھاڑ ڈالیں اور ٹکڑے ٹکڑے کر دیں۔ مگر خداتعالےٰ کے ہاتھ نے ان کو بچا لیا۔ ایسا ہی میرے ساتھ ہوا۔ کہ ان مولویوں نے باہم ایسا اتفاق کر لیا۔ کہ میری مخالفت کے جوش میں ان کو باہمی اختلافات بھی بھول گئے۔ اور انہوں نے دوسری قوموں کے پنڈتوں اور پادریوں کو بھی حتی الوسع اپنے ساتھ ملا لیا۔ اور زمین میری دشمنی کے جوش سے یوں بھر گئی۔ جیسا کہ کوئی برتن زہر سے بھرا جائے۔ لیکن خداتعالےٰ نے ان لوگوں کے حملوں سے میری عزت کو محفوظ رکھا۔ جیسا کہ وہ ہمیشہ اپنے پاک نبیوں کو محفوظ رکھتا رہا ہے۔ سو یہ ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے۔ کہ جو آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں شائع کی گئی تھی۔ اور اب بڑے زور شور سے پوری ہوئی۔ جس کی آنکھیں ہیں دیکھے۔ کہ کیا یہ خدا کے کام ہیں یا انسان کے"۔ (تریاق القلوب طبع اول صفحہ ۱۴۷ تا صفحہ ۱۴۹)

لجنہ اماء اللہ بیرونجات کے لئے ایک اطلاع

لجنات اماء اللہ بیرون کو بذریعہ الفضل اس امر کی اطلاع دی گئی تھی۔ کہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے ان کو قواعد و ضوابط بذریعہ وی۔ پی بھجوائے جا رہے ہیں۔ لیکن باوجود اس اعلان کے بہت سی لجنات نے وی۔ پی واپس کر دیئے ہیں۔ جو نہایت قابل افسوس امر ہے۔ جن لجنات نے وی۔ پی واپس کئے ہیں۔ براہ مہربانی اطلاع دیں۔ کہ انہوں نے وی۔ پی واپس کیوں کئے ہیں اور اگر ان کو نہیں پہونچے تو اپنے صحیح پتہ سے اطلاع دیں۔ تاکہ انکو دوبارہ بھجوائے جائیں۔

مریم صدیقہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کی خبریں

قادیان ۵ راگست۔ کل جناب اخوند عبد القادر صاحب ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی ہیڈ ماسٹر نے طلباء اور اساتذہ کے سامنے موجودہ جنگ کی رفتار اور موجودہ حالت کا نقشہ کھینچتے ہوئے یہ بات ذہن نشین کرائی۔ کہ اگر خدا کا فضل شامل حال رہا۔ تو آخری فتح اتحادیوں کی ہوگی۔ اور ہمارے لئے گھبراہٹ اور سراسیمگی کی کوئی وجہ نہیں۔ آپ کا لیکچر نہایت دلچسپی سے سنا گیا۔ جو پُر از معلومات تھا۔

آج صبح ۸ بجے سکول ہال میں سالانہ جلسہ تقسیم انعامات ہوا۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب صدر جلسہ تھے۔ اس جلسہ میں قرآن کریم کی تلاوت کا مقابلہ ہوا۔ جس میں ہائی کلاسز کے ۶ طلباء نے حصہ لیا۔ اور جناب ملک مولا بخش صاحب پریذیڈنٹ ٹاؤن کمیٹی۔ جناب حاجی محمد اسمٰعیل صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر اور چودہری علی محمد صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی معاون ناظر امور عامہ کے جو اس مقابلہ میں جج مقرر تھے۔ فیصلہ کے مطابق بشیر احمد منیر جماعت دہم اور بشیر احمد گجراتی ہشتم علی الترتیب اول و دوم رہے۔ ہیڈ ماسٹر صاحب نے سالانہ رپورٹ پیش کی تقسیم انعامات کے بعد حضرت مفتی صاحب نے ہیڈ ماسٹر صاحب کو سکول کی موجودہ تعلیمی حالات پر مبارکباد دیتے ہوئے طلبا کو بعض بیش قیمت نصائح فرمائیں دوپہر کو ہائی کلاسز کے طلباء اور سکول سٹاف کا مشترکہ ڈنر ہوا۔ جس کے اختتام پر جناب مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری نے طلبا کو نصائح کیں۔ خاکسار محمد ابراہیم اسسٹنٹ سیکرٹری تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

جناب شیخ اعجاز احمد صاحب کا نئے عہدہ پر تقرر

یہ خبر خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ جناب شیخ اعجاز احمد صاحب پی۔ سی۔ ایس جو ایک مخلص احمدی نوجوان ہیں صوبہ پنجاب اور سندھ کے لئے اسسٹنٹ ڈپٹی کمشنر مقرر ہوئے ہیں۔ ہم جناب شیخ صاحب کو اس تقرر پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں۔ کہ خداتعالےٰ انہیں خدمت خلق کے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ذکرِ حبیب علیہ السلام

رِوایاتِ شیخ محمد نصیب صاحب مہاجر قادیان

بتوسط صیغۂ تالیف و تصنیف۔ قادیان

(۴۴)

اس لڑکی کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دُعا سے میرے ہاں دو لڑکے پیدا ہوئے۔ عبداللہ نام بڑا لڑکا تین سال کا ہو کر فوت ہو گیا۔ دُوسرا لڑکا عبدالرحمٰن سلمہ اللہ تعالیٰ خدا کے فضل سے زندہ موجود ہے۔ اور صاحبِ اولاد ہے۔ جو ملتان چھاؤنی فوج میں جمعدار ہے۔ الحمدللہ یہ حضرت اقدس کے نشانوں میں سے ایک نشان ہے۔ اکثر احباب نے مجھ سے یہ نسخہ لے کر استعمال کیا۔ اور فائدہ اٹھایا۔ مولوی غلام محمد صاحب کشمیری شاگردِ رشید حضرت حکیم الامت اکثر لوگوں کو استعمال کرایا کرتے تھے۔ یہ نسخہ قیمتی تو ہے۔ مگر بڑا مفید پایا گیا ہے۔ کئی گھر اس نسخہ کے استعمال سے آباد ہوئے۔ اس لحاظ سے یہ ارزاں ترہے نسخہ کی تیاری اور استعمال کے متعلق اگر کوئی بات دریافت کرنی ہو۔ تو جوابی خط بھیجکر دریافت کرلی جائے۔

بیمار کی تیمارداری۔ اور اس کے مرنے پر صبر کا نمونہ ہم نے خوب دیکھا ہے۔ میاں مبارک احمد صاحب جب بیمار ہوئے۔ تو اس کے علاج معالجہ اور تیمارداری میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حد ہی کردی۔ رات دن ایک کر دیا۔ مگر جب وُہ فوت ہو گئے۔ تو ایسا صبر دکھایا۔ کہ گویا کوئی بیماری ہی نہ ہُوا تھا۔ حضور کہیں حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کو حوصلہ دلا رہے ہیں۔ اور کہیں باہر اپنے احباب کو صبر کی تلقین فرما رہے ہیں۔ مجھے یاد ہے۔ کہ حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے تھے۔ کہ دیکھو۔ بیٹا ان کا فوت ہو گیا ہے۔ مگر صبر کی تلقین دوسروں کو کر رہے ہیں۔ جب وُہ بیمار تھا۔ تو اس کی تیمارداری کی وجہ سے نمازیں جمع ہو رہی تھیں۔ اور رات دن حد سے زیادہ کوشش اس کے معالجہ میں کرتے رہے کہ کسی طرح بچ جائے۔ مگر جب وُہ فوت ہو گیا تو پھر صبر جمیل تھا۔ اور خدا کی رضا سے آپ کی رضا مُطابق ہو کر نہایت درجہ تسکین حاصل ہو گئی۔

(۴۵)

اکتوبر ۱۹۰۵ء میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ فوت ہُوئے۔ اس وقت تک بہشتی مقبرہ چونکہ قائم نہ ہُوا تھا۔ اس لئے آپ کو بطور امانت قادیان کے شرقی قبرستان میں دفن کیا گیا۔ جب اوائل ۱۹۰۶ء میں بہشتی مقبرہ قائم ہُوا۔ تو چھ ماہ بعد وہاں سے صندوق اکھاڑ کر سب سے پہلی قبر بہشتی مقبرہ میں انہی کی بنی۔ اس موقعہ پر حضرت مولوی صاحب کے دوستوں نے حضرت اقدس کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ ہمیں مولوی صاحب کا چہرہ دکھایا جائے۔ آخر حضرت اقدس نے اُن سے حلف لے کر کہ کسی کے سامنے چہرہ کی حالت بیان نہ کریں گے اجازت دے دی۔ ڈاکٹر عبداللہ صاحب کا بیان ہے۔ کہ مجھے خواب میں مولوی صاحب ملے۔ تو فرمایا۔ کہ دیکھو میری پردہ دری کی ہے۔ اور اس پر اظہارِ افسوس کیا۔ ڈاکٹر عبداللہ صاحب نے اپنا خواب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور عرض کیا۔ تو اس پر حضور نے فرمایا۔ کہ واقعی غلطی ہُوئی۔ ایسا نہیں کرنا چاہیئے تھا۔

(۴۶)

نماز پنجگانہ۔ عیدین اور نماز جمعہ کے لئے حضور کسی دوسرے عالم کو امام بنایا کرتے تھے۔ مگر نماز جنازہ خود پڑھایا کرتے تھے۔ یاد نہیں کہ یہ نماز کسی اور کے پیچھے پڑھی ہو جہاں چند سال قبل دفتر تشحیذ الاذہان تھا پہلے یہ میدان ہوتا تھا۔ حضور علیہ السلام نے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ کا جنازہ اسی جگہ پڑھا۔ اس وقت کوئی بارش نہ تھی۔ مگر جب تک حضور نماز جنازہ پڑھاتے رہے۔ آہستہ آہستہ بوندیں پڑتی رہیں۔ بالکل ایسے جیسے رونے والے کے آنسو گرتے ہیں اور جب حضور نے سلام پھیرا۔ تو وہ بوندیں بھی بند ہو گئیں۔ یاد پڑتا ہے۔ کہ حضور علیہ السلام نے اس موقعہ پر فرمایا۔ کہ مولوی صاحب کے جنازہ کے وقت آسمان بھی رو رہا تھا۔ صالحین کی موت پر آسمان و زمین کا رونا قرآن مجید سے ثابت ہے۔

(۴۷)

کبھی کبھی حضور علیہ السلام مجمع احباب میں کسی بات کے سلسلہ میں مذاحًا کوئی واقعہ مناسبِ حال بیان فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ ذیل کی چند باتیں مجھے یاد ہیں۔ جو حضور کی زبان مبارک سے اکثر دفعہ سُننے میں آئیں:۔

(الف) فرمایا۔ یہاں کے مُلاں پیدائش، اور موت کی آمدنی پر باہم بہت لڑا کرتے تھے۔ اور آئے دن ہمارے والد صاحب (فرمایا یا دادا صاحب) کے پاس ان کے جھگڑے آتے۔ آخر انہوں نے مُلانوں کے درمیان محلے تقسیم کر دیئے۔ اس پر بھی ان کے جھگڑے ختم نہ ہُوئے۔ کیونکہ ایک مُلّا آیا۔ اور کہا کہ مرزا صاحب تقسیم ٹھیک نہیں ہُوئی۔ میرے محلہ میں بڑے آدمی کم ہیں۔ زیادہ تر بچے ہیں جب وُہ مرتے ہیں۔ تو مُردہ کی چادر کا کپڑا مجھے تھوڑا ملتا ہے۔ اور دُوسرے مُلّا کے محلہ میں بڑے آدمی زیادہ ہیں۔ اس لئے اسے زیادہ کپڑا مل جاتا ہے۔

(ب) فرمایا:۔ مخالفت کرنے والے مُلّا لوگ ہی زیادہ ہوتے ہیں۔ عوام ان کے پیچھے ہوتے ہیں۔ ان کو خاموش کرنے کا آسان طریق یہ ہے۔ کہ ان کی کبھی دعوت کر دی جائے۔ اور دعوت میں حلوے سے مونہہ بھر کر خاموش کرا یا جائے۔ بس پھر نہیں بولتے

(ج) فرمایا۔ بعض لوگ شیخی خورے بہت ہوتے ہیں۔ اپنا نقصان تک کر لیتے ہیں۔ ان کی مثال اُس بے وقوف عورت کی مانند ہوتی ہے جس نے ایک انگوٹھی سونے کی بنوائی۔ لیکن محلّہ کی کسی عورت نے اس پر اُسے مبارک باد نہ دی۔ اُس نے جل کر اپنے مکان کو خود ہی آگ لگا دی۔ جب وُہ جل کر راکھ ہو گیا۔ تو محلہ کی عورتیں اظہار افسوس کے لئے آئیں۔ اس نے ہر ایک کو اُنگلی دکھا کر کہا۔ کہ سوائے اس انگوٹھی کے اور کوئی چیز نہیں بچی۔ آخر عورتوں نے پوچھا۔ کہ بہن! یہ انگوٹھی تم نے کب بنوائی۔ اور کتنے کی بنوائی۔ اس نے جواب دیا کہ تمہارا ستیاناس ہو۔ اب پوچھتی ہو۔ اگر پہلے پوچھتیں۔ تو مکان کو آگ ہی کیوں لگتی۔

(د) ایک عورت کو جب وُہ محلہ میں سے گزرتی۔ بچے بہت چھیڑا کرتے۔ اور اس پر انہیں گالیاں دیتی۔ کہ یہ مجھے کیوں چھیڑتے ہیں۔ محلّہ کے کسی آدمی نے ایک دن یہ دیکھ کر ان بچوں کو سختی سے روکا۔ ایک دن پھر وُہ اس جگہ سے گزری۔ تو اسے کسی نے نہ چھیڑا۔ تب وُہ خفا ہو کر کہنے لگی۔ کہ آج اس محلّہ کے سب بچے مر گئے ہیں۔ کہ مجھے چھیڑنے والا کوئی نہیں رہا۔ گویا اُسے بچوں کے چھیڑنے۔ اور ان کو گالیاں دینے میں مزا آتا تھا۔ اور اب اس کی عادت ہو گئی تھی۔ جو اُس روز پُوری نہ ہونے پر ناراضگی پیدا ہو گئی۔

(۴۸)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا گیا۔ کہ آپ قرآن مجید اور حدیث کے مُطابق اعمال صالحہ کی بجا آوری میں سہل پہلو اختیار فرماتے۔ جیسا کہ ارشادِ الٰہی یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ کے ماتحت سفر میں ہمیشہ نمازیں قصر کرتے۔ اور جمع بھی کرتے۔ بٹالہ تشریف لے جاتے۔ تو بھی ایسا ہی کرتے۔ اور مولوی کرم دین بھیں والے کے مقدمہ کے موقعہ پر بھی (جو کافی مدت تک جاری رہا۔) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام گورداسپور میں متواتر دیر دیر تک قیام فرماتے۔ اور وہاں بھی ایسا ہی کرتے۔

(۴۹)

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان کہ تُجْمَعُ لَہُ الصَّلوٰۃ اس کا نظارہ بھی دیکھا۔ جب میاں مبارک احمد صاحب بیمار ہُوئے۔ تو حضورؑ اُن کی تیمارداری میں شب و روز مصروف رہتے۔ اس لئے نمازیں جمع ہوتی رہیں۔ پھر جب حضورؑ اعجاز المسیح تصنیف فرما رہے تھے۔ تو چونکہ وُہ ایک خاص میعاد اور خاص حجم میں عربی زبان میں سورہ فاتحہ کی تفسیر لکھنا تھی۔ اور اس میں معجزانہ رنگ تھا۔ اس لئے اس موقعہ پر بھی نمازیں جمع ہوتی تھیں۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مذہب سے عام بے رغبتی اور اس کا علاج

(۳)

گذشتہ مضمون میں بتایا گیا ہے۔ کہ مذہب کا منشاء لقاء الٰہی ہے۔ اور اسلام کے سوا دنیا میں کوئی ایسا مذہب نہیں جو خدا تعالےٰ سے انسان کا تعلق قائم کر دینے کا دعویٰ کرے اور پھر اس کا عملی ثبوت بھی پیش کرے یعنے ایسے انسان پیش کرے۔ جو خدا تعالےٰ کے حسن بیمثال کی جھلک خود مشاہدہ کر چکے ہوں اب رہا یہ سوال۔ کہ اسلام کس طرح ان کو خدا تعالےٰ کا مقرب بناتا ہے۔ اور اس دعویٰ کا ثبوت کیا ہے۔ سو اس کے متعلق کچھ عرض کرنے سے قبل یہ بات اچھی طرح ذہن میں رکھ لینی چاہئیے۔ کہ خدا تعالےٰ سے وصال کے یہ معنے نہیں کہ خدا کوئی مادی وجود ہے جس کو انسان اپنی جسمانی آنکھوں سے دیکھ لیتا ہے۔ بلکہ اس کا مطلب روحانی آنکھوں سے دیکھنا ہے۔ لیکن یہ خیال نہیں کرنا چاہئیے۔ کہ روحانی آنکھوں سے دیکھنا محض ایک خیالی اور فرضی چیز ہے۔ اور صرف خیالی آنکھ سے دیکھنا ہے۔ بلکہ روحانی آنکھ سے دیکھنا بھی ایسا ہی ہے۔ جیسے ہم سورج کو ظاہری آنکھ سے دیکھتے ہیں۔ یا دنیا کی دوسری چیزوں کو دیکھتے ہیں۔ اور پھر اسلام چونکہ خدا تعالےٰ کو ایسے رنگ میں دکھاتا ہے۔ کہ عین الیقین حاصل ہو جاتا ہے۔ اور یہ کیفیت پیدا ہونے کے بعد کس طرح ممکن ہے۔ کہ مذہب اور خدا تعالےٰ سے انسان کو ایسی وابستگی نہ پیدا ہو۔ جسے کوئی چیز توڑ نہ سکے۔ یہ مقام حاصل ہونے کے بعد تو خواہ دس کروڑ آدمی بھی کہیں کہ خدا نہیں۔ یا مذہب ایک بے معنی چیز ہے۔ تو انسان ان سب کو ناواقف اور گمراہ یقین کرے گا۔ لیکن اس کے اپنے ایمان میں کوئی فرق نہ آئے گا۔ جس طرح وہ شخص جو سورج اور چاند کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لے۔ وہ کروڑوں لوگوں کے کہنے پر بھی اس کے وجود میں شک نہیں کر سکتا۔ بلکہ اس کے عدم وجود کا ذکر کرنے والوں کے دماغ میں فتور سمجھے گا۔

رہا یہ سوال۔ کہ اس لقاء اور رویت کی اسلام کیفیت کیا بیان کرتا ہے۔ سو اس کے متعلق یاد رکھنا چاہئیے۔ کہ ایسی لطیف چیز کی کیفیت کو الفاظ میں بیان کرنا انسانی طاقت سے باہر ہے۔ یہ صرف دل کے احساس سے تعلق رکھتی ہے اور اسے وہی سمجھ سکتا ہے۔ جو اسے حاصل کرے۔ دوسرے شخص کو اس کا سمجھانا آسان نہیں۔ مثلاً جس شخص نے پہلے کبھی میٹھا کھایا ہی نہ ہو۔ اس کے سامنے میٹھے کے لطف اور اس کی کیفیت کو انسان کتنی فصاحت سے بیان کرے۔ پھر بھی صحیح طور پر اسے ادا نہ کر سکے گا۔ لیکن جس نے میٹھا کھایا ہو۔ وہ میٹھے کا لفظ زبان پر آتے ہی کیفیت کو محسوس کرے گا۔ لیکن جو اس کے ذائقہ سے ناآشنا ہے۔ وہ نہ تو خود سمجھ سکتا ہے اور نہ ہی اسے صحیح طور پر الفاظ میں سمجھایا جا سکتا ہے۔ اسے صحیح طور پر سمجھانے کا طریق یہی ہو سکتا ہے۔ کہ مٹھائی کی ڈلی اس کے منہ میں رکھ دی جائے۔ اور پھر اسے بتایا جائے۔ کہ یہ میٹھا ہے۔ اسی طرح لقاء الٰہی کی صحیح کیفیت کو لفظوں میں ادا کرنا محال ہے۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے ایسے آثار پیدا کر دیئے ہیں۔ کہ جس کے ذریعہ یہ واضح ہو جاتا ہے۔ کہ فلاں انسان کو زندہ خدا کی رویت اور اس سے تعلق کا مقام حاصل ہے۔ جیسا کہ ایک دھات کی بنی ہوئی مشین کو جب بجلی سے جوڑ دیا جائے۔ تو اس کے اندر فوراً ایک ایسی طاقت جلوہ گر ہو جاتی ہے۔ جس سے ہر دیکھنے والا سمجھ سکتا ہے۔ کہ اس کا جوڑ کسی بہت بڑی طاقت سے قائم ہو گیا ہے۔ ہمیشہ سے تعلق باللہ کے آثار اسی طرح ظاہر ہوتے آئے ہیں۔ اور ہمیشہ اسی طرح ہوتے رہیں گے جو بھی نبی دنیا میں آیا۔ خدا تعالےٰ کے ساتھ اس کا تعلق۔ اس کے اندر صفاتِ الٰہیہ کی جلوہ گری سے ہی ظاہر ہوا۔ ہاں جس طرح ہر ایک چیز کے آثار ہوتے ہیں۔ اسی طرح لقاء الٰہی اور تعلق باللہ کے بھی کچھ آثار ہوتے ہیں۔ جن کے ذریعہ بندہ خود بھی اس تعلق کو محسوس کرتا ہے۔ اور دوسرے لوگ بھی اسے محسوس کرتے ہیں۔ جیسا کہ آگ کے پاس بیٹھنے والا حرارت محسوس کرتا ہے۔ اور برف کے پاس بیٹھنے والا سردی۔ خوشبودار چیز سے جو شخص چھوئے۔ اس کے کپڑوں سے بھی خوشبو آنے لگتی ہے۔ اس لئے یہ ضروری ہے۔ کہ لقاء الٰہی سے سرفراز ہونے والے انسان میں کچھ ایسے آثار ظاہر ہوں۔ جو خدا تعالےٰ سے اس کے تعلق پر دلالت کریں۔ اور اس کا دعویٰ صرف زبانی دعویٰ نہ ہو۔ اسلام نے لقاء کے تین مدارج بیان کئے ہیں۔ جن کے آثار سے اس کی کیفیت معلوم ہو جاتی ہے۔ پہلا قبولیت دعا ہے۔ دوسرا کلام الٰہی۔ اور تیسرا درجہ صفات الٰہیہ کے بندہ کو اپنی آغوش میں ڈھانپ لینے کا ہے۔

اسلام کا دعویٰ ہے۔ کہ انسانوں کو اپنی ہستی کا ثبوت دینے اور یقین دلانے کے لئے۔ اور پھر بندے کو اپنی طرف کھینچنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے دعا کی قبولیت کا دروازہ کھلا رکھا ہے۔ یعنے اگر کوئی شخص دعا کرتا ہے۔ اور ٹھیک طریق پر دعا کرتا ہے۔ اور اس حد تک کرتا ہے کہ جس حد تک ہونی چاہئیے۔ تو اللہ تعالےٰ اسے قبول فرماتا ہے۔ یہاں یہ امر بھی یاد رکھنا چاہئیے۔ کہ یہ درجہ اللہ تعالےٰ نے سب مذاہب کے لوگوں کے لئے کھلا رکھا ہے۔ کوئی انسان خواہ کسی مذہب سے تعلق رکھنے والا ہو۔ جب گھبراہٹ اور اضطراب کے ساتھ اپنے خالق حقیقی کے آگے سربسجود ہوتا ہے۔ تو وہ اس کی پکار کو سنتا۔ اور اس کی مشکلات کو دور کرتا ہے۔ تا وہ خدا تعالےٰ کے زندہ اور قادر ہونے کا۔ اور اس کے ساتھ تعلق کی قدر و قیمت کا مشاہدہ کر سکے۔ اور اس کے دل میں اس تعلق کو بڑھانے کی خواہش پیدا ہو۔ اسی لئے یہ دروازہ سب کے لئے کھلا ہے۔ اور ہر مذہب کے لوگ خدا تعالےٰ سے دعا کر کے اس کے فوائد محسوس کر سکتے ہیں۔ اور اپنی بہت سی مشکلات کو اس طرح دور کر سکتے ہیں۔ مگر یہ درجہ رویت و تعلق کا ناقص ہے۔ اور لازمی طور پر شکوک و شبہات سے نجات نہیں دلا سکتا۔ کیونکہ انسان کے دل میں یہ شک رہ جاتا ہے۔ کہ ممکن ہے یہ تکلیف یوں بھی بغیر دعا کے رفع ہو جاتی۔ یا میرا کام خود بخود ہی ہو جاتا۔ خواہ میں دعا نہ بھی کرتا۔ اور پھر ایسا بھی دیکھنے میں آتا ہے۔ کہ بعض اوقات اتفاقاً بھی مشکل کام حل ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ ان کے حل ہونے کے لئے کوئی دعا نہیں کی جاتی بلکہ بعض اوقات تو متعلقہ شخص دعا کا قائل بھی نہیں ہوتا۔ اور گو اس مقام پہ شکوک و شبہات کی گنجائش ہے۔ پھر بھی ایک حد تک یہ بھی یقین کا ایک ذریعہ ہے۔ اور اس سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ اسی لئے بتایا گیا ہے۔ یہ رستہ سب مذاہب کے لوگوں کے لئے کھلا ہے مگر باقی کے دو مدارج صرف اسلام کے لئے مخصوص ہیں۔ اور ان سے یہ امر روز روشن کی طرح واضح ہو جاتا ہے۔ کہ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس پر چل کر انسان اپنے خالق حقیقی سے تعلق قائم کر سکتا ہے۔ اس کے متعلق آئندہ اختصاراً بیان کیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔

حبوب جوانی

جوانی عمر کے کسی خاص حصہ کا نام نہیں جوانی اس طاقت کا نام ہے۔ جو انسان اپنے اندر محسوس کرتا ہے۔ ایسا آدمی ہر عمر میں جوان ہے۔ اگر اس جوانی کی ضرورت ہے۔ تو مادہ حیات پیدا کرنے والی دوا حبوب جوانی استعمال کریں۔

قیمت پچاس گولیاں تین روپے

ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ خدمت خلق قادیان (پنجاب)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اشتراکیت ــــ اسلام کی روشنی میں

(۳)

مذہبی نظام اور اشتراکیت

اشتراکیت سرتاپا ایک اقتصادی اور سیاسی تحریک ہے۔ جسے مذہب کیسا تھ کوئی سروکار نہیں ہونا چاہیئے تھا۔ لیکن اس تحریک کے راہنماؤں کے نزدیک سب سے پہلے مذہبی انقلاب کی ضرورت ہے۔ کیونکہ ان کے نزدیک دنیا میں غریب انسانوں پر جس قدر بھی ظلم ہوتے ہیں۔ اُن کی اصل وجہ مذہب کا وجود ہے۔ اسی لئے ان لوگوں کا مشہور قول ہے۔ کہ

" دنیا میں سب سے پہلا اور سب سے بڑا ظلم کا حامی خود خدا ہے۔" (نعوذ باللہ من ذالک)

لینن خدا تعالےٰ کے تصور کی ابتداء کی وجہ یوں بیان کرتا ہے:۔

" سرمایہ داری کی غیر مرئی قوتوں نے انسانی ذہن میں ڈر کی ایک شکل پیدا کر دی جس سے ایک حاکم اعلیٰ کے تخیل کی بنیاد پڑی۔ جسے خدا کے نام سے پکارنا شروع کر دیا گیا۔ سو جب تک خدا کا تخیل انسانی ذہن سے فنا نہ کر دیا جائے۔ یہ لعنت (ظلم) کسی طرح دور نہیں ہو سکتی۔"

لینن مارکس کے حوالہ سے اپنے ایک مقالہ میں لکھتا ہے:۔

" مذہب لوگوں کے لئے افیون ہے۔ اس لئے نظریہ مارکس کی رو سے دنیا کے تمام مذاہب اور کلیسیا سرمایہ داری کے آلۂ کار ہیں۔ جن کے ذریعہ سے مزدوروں کے حقوق کو پامال کیا جاتا ہے اور انہیں فریب دیا جاتا ہے۔ لہٰذا نفس مذہب کے خلاف جنگ کرنا ہر اشتراکی کے لئے ضروری ہے۔ تا آنکہ دنیا سے مذہب اور خدا کا وجود ہی مٹ جائے۔" (لیبر منتھلی بابت دسمبر ۱۹۲۶ء) کتاب "مبادیات اشتراکیت"

(A. B. of Communism)

میں لکھا ہے:۔

" مذہب اور اشتراکیت عملی اور نظری ہر دو حیثیتوں سے بالکل متضاد و متباین ہیں"

اسی طرح صفحہ ۲۵۷ پر تحریر ہے:۔

" جو اشتراکی اپنے مذہبی عقیدے کو بھی ساتھ رکھتا ہے۔ اُسے اشتراکیت سے کچھ بھی تعلق نہیں ہے۔"

اشتراکیت کی پانچویں بین الاقوامی کانفرنس کی ایک قرارداد میں یہ الفاظ درج کئے گئے ہیں:۔

" مذہب۔ حکومت اور کلیسا کے خلاف جنگ کرنا۔"

غرض اشتراکیت کی تحریک خدا کی ہستی کا اعتقاد انسانی ذہن سے محو کر کے مذہب کا نام و نشان دنیا سے بالکل مٹا دینا چاہتی ہے۔

اخلاق

اشتراکیت صرف خدا تعالےٰ اور اس کے متعین کردہ قوانین کے خلاف ہی جنگ نہیں کرتی۔ بلکہ وہ ہر قسم کے اخلاقی قوانین اور شرائط کو صفحۂ ارضی سے نابود کر دینا چاہتی ہے۔ چنانچہ لینن اپنی ایک تقریر میں نوجوانوں کو مخاطب کر کے کہتا ہے:۔

" ہم ان تمام اخلاقی حدود کی مذمت کرتے ہیں۔ جو کسی مافوق الفطرت عقیدہ کا نتیجہ ہوں۔ ہمارے خیال میں اخلاق کا نظریہ ہمیشہ جماعت کے ماتحت ہونا چاہیئے۔ ہر وہ حربہ جو قدیم غاصبانہ نظام معاشرت کے خلاف اور مزدوروں کی تائید میں استعمال کرنا ضروری سمجھا جائے عین اخلاق ہے........ جماعتی مفاد کی خاطر جرائم کا ارتکاب۔ دروغ بیانی فریب دہی عین حق و صداقت ہے۔ نہیں! بلکہ معاندین کے خلاف کذب و افترا ہی بعض اوقات سب سے اہم حربے ہوتے ہیں۔" (لینن اور گاندھی)

اسی حقیقت کا اعادہ "مبادیات اشتراکیت" میں ان مجمل الفاظ میں کیا گیا ہے:۔

" جو کچھ جماعتی جدوجہد کی تائید میں ہو۔ عین حلال اور درست! اور جو اس کے راستے میں مزاحمت کرتا ہو وہ حرام و ناجائز!"

یہ نظریہ بعد میں اشتراکیت میں پیدا نہیں ہوا۔ بلکہ خود مارکس نے اپنے منشور میں یہ کہہ کر اس کی بنیاد رکھی تھی:۔

" اشتراکیت کے انقلاب میں ان تمام کہنہ خیالات کی تبدیلی پوشیدہ ہے جو دنیا کے مختلف حصوں میں مختلف شکلوں میں رونما ہوئے ہیں۔"

نظام عائلی

جب مذہب اور اخلاق کو یوں توڑ کر رکھ دیا گیا۔ تو پھر لازماً مرد و عورت کے جنسی تعلقات کو بھی ہر قسم کی پابندیوں سے آزاد کرنا پڑا۔ چنانچہ اشتراکیت کی رو سے زمین، سرمایہ اور جائیداد کی طرح عورت بھی کسی ایک سے وابستہ نہیں ہو سکتی۔ بلکہ وہ تمام افراد پارٹی کی مشترکہ ملکیت ہے۔ جس کی تقسیم حکومت کی طرف سے ہوتی ہے۔ کسی شخص کو یہ حق نہیں رہتا کہ وہ کسی عورت کو "میری بیوی" کہہ سکے۔ بیوی وہ سب کی ہے۔ اور ملکیت حکومت کی۔ اس اشتراک کا تخیل بھی اشتراکین کے مورث اعلیٰ مزدک سے لیا گیا ہے ملاحظہ ہو۔

روس میں اگرچہ ابھی اشتمالیت کے طرز کی حکومت ہے۔ جو اشتراکیت سے کہیں معتدل اور نرم ہے۔ لیکن وہاں عورت و مرد کے جنسی تعلقات کے لئے کسی نکاح وعقد کی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ اعداد و شمار کی سہولت اور قانون کی دیگر شقوں میں آسانی پیدا کرنے کی خاطر صرف اتنا ضروری ہے۔ کہ قانونی حیثیت حاصل کرنے کیلئے وہ کسی مجسٹریٹ کے سامنے جا کر اپنے ان تعلقات کی اطلاع کر دیں۔ یہ محض رسمی بات ہے۔ ورنہ رجسٹری شدہ اور بلا رجسٹری شدہ میاں بیوی کی اولاد میں قانوناً اور عرفاً وہاں کسی قسم کا امتیاز نہیں ہے علاوہ ازیں وہاں اسقاط حمل بھی قانوناً جائز ہے۔ بلکہ اسی غرض کے لئے وہاں حکومت کی طرف سے مخصوص ہسپتال بھی جاری ہیں۔ ملاحظہ ہو۔ (Modern Russia) مناکحت کے بعد طلاق کا سوال آتا ہے۔ اس کے لئے جوڑے میں سے کسی ایک کا عدالت میں جا کر اطلاع کر دینا کافی ہے۔ اس کے بعد اس کی بھی کوئی ضرورت نہیں ہوتی۔ کہ فریق ثانی کو اطلاع بھی کر دی جائے۔ چنانچہ (Cecil Hamillor) مصنفہ موڈرن رشیا کے قول کے مطابق "روس میں نصف چھٹانک مکھن حاصل کرنا تو مشکل ہے۔ لیکن اس کے مقابلہ پر طلاق حاصل کرنا آسان ہے۔" ماں باپ کا کوئی امتیاز نہیں ہے۔ بچوں

سرمہ ممیرا خاص

آنکھیں ایک نعمت ہیں۔ اگر آنکھوں میں کسی قسم کی تکلیف ہو یا نظر کمزور ہو۔ سرمہ ممیرا خاص استعمال کریں۔ قادیان کے بڑے بڑے گھروں میں استعمال اور مقبول ہو چکا ہے۔ قیمت فی تولہ عہ۔ چھ ماشہ عہ۔ تین ماشہ ۱۲ر

اکسیر نزلہ

پرانا نزلہ یا بار بار ہونیوالا نزلہ بیماریوں کی جڑھ ہے۔ اس کا بہترین علاج اکسیر نزلہ ہے قیمت یکصد قرص عہ

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

قرص خاص: امراض مخصوصہ کیلئے ایک ہی لاجواب دوا ثابت ہوئی ہے قیمت پچاس قرص دو روپے شہ دواخانہ نورالدین قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کے لئے پرورش گاہیں موجود ہیں - جہاں حکومت کی طرف سے بچوں کی پرورش کی جاتی ہے - ان واقعات کو اگر نظر انداز بھی کر دیا جائے - تو بھی جب کہ اشتراکیت کے اصول میں یہ امر داخل ہے - کہ عورت بھی دیگر املاک کی طرح جماعت کی مشترکہ ملکیت ہے اور جنسی تعلقات کیلئے کسی نکاح و پابندی کی ضرورت نہیں - تو ان حالات میں عائلی زندگی کا جو حشر ہوگا وہ ظاہر ہے - نہ خون کے رشتے ہونگے نہ ترکہ اور وراثت کا سوال - نہ کوئی باپ کہلائے گا - نہ بیٹا کسی سے منسوب ہوگا - نہ کوئی بیوی ہوگی - نہ خاوند - نہ ہمشیرہ کی تمیز ہوگی - نہ ماں کی پہچان - غرضیکہ انسانوں کی بستی حیوانوں کا ایک جنگل بن کر رہ جائیگا - جس میں کوئی قانون اور پابندی باقی نہ ہوگی -

خاکسار خورشید احمد از لاہور

امرتسر کے خریدار اصحاب کو اطلاع

۵ / اگست سے امرتسر کے خریداران "الفضل" کے نام پرچہ بذریعہ ایجنسی تقسیم ہو رہا ہے - ایجنٹ میاں محمد صادق صاحب بیرون ہال گیٹ امرتسر ہیں -

(مینیجر)

دوست اپنے ایڈریس مکمل لکھا کریں

نظارت ہذا میں باہر سے جو ڈاک آتی ہے - اسمیں اکثر چٹھیاں ایسی آتی ہیں - جن میں دوست اپنا پورا پتہ تحریر نہیں فرماتے - بعض ایسی ہوتی ہیں - جن پر صرف فرستندہ کا نام ہی ہوتا ہے اور بعض میں نام کیساتھ مقام لکھا ہوا ہوتا ہے لیکن ڈاکخانہ یا ضلع نہیں ہوتا - ایسی چٹھیوں کے جواب میں عموماً دیر لگ جاتی ہے اور بمشکل پتہ معلوم کر کے جواب دیا جاتا ہے - اس لیے دوستوں کو بذریعہ اعلان ہذا آگاہ کیا جاتا ہے کہ دوست اپنے ایڈریس مکمل لکھا کریں - تا جواب میں دیر نہ ہو - اور عملہ نظارت کو پتہ معلوم کرنے کے لئے بے فائدہ وقت ضائع نہ کرنا پڑے -

ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ قادیان

وصایا کی بحالی

مندرجہ ذیل وصایا بحال کی گئی ہیں - کیونکہ انہوں نے بقایا سارا ادا کر دیا ہے -

(۱) چوہدری فضل احمد صاحب بھیڈ رسول ضلع گجرات ۵۲۴۷

(۲) میاں بدر الدین صاحب فیض اللہ چک ۱۱۹۰

سکرٹری بہشتی مقبرہ

آنریبل ڈاکٹر سر محمد ظفر اللہ خان صاحب

کے سی ایس آئی انڈین ایجنٹ جنرل متعینہ چین تحریر فرماتے ہیں

میرے پاس بازو کا ہیرا جو میں نے آپ کو دکھایا تھا مجھے پچھلے دو سال سے تکلیف [illegible] [illegible] [illegible] لیکن سب بے فائدہ [illegible]

حکیم طاہر الدین [illegible] لاہور

چھ روپیہ کی کتابیں صرف ایک روپیہ میں

(وی پی کسی حالت میں نہ ہوگی)

مرزائی - قول سدید - بخاری - حضرت مولوی نور الدین صاحب کے قرآنی نوٹ

یہ وہ کتابیں ہیں جن میں مکمل تبلیغ اور بڑے معلومات بھرے ہوئے ہیں جو مسٹر ڈاکٹر شفیع احمد ہر ایک احمدی کو تبلیغ کی غرض سے مفت کی برابر دے رہی ہیں - یہ ایک روپیہ دفتری خرچ اجرت اشتہار کی وجہ سے ہے - ہر ایک شخص مفت کا نام سن کر بغیر ضرورت طلب نہ کرے - ہم یہ چاہتے ہیں کہ جس طرح مرحوم کی زندگی میں یہ سلسلہ تبلیغ جاری تھا اسی طرح بعد میں بھی جاری رہے اور اللہ کے فضل و برکات ہمیشہ مرحوم پر - ہم پر نازل ہوں دارین کی بہتریوں کے ساتھ - ڈاکٹر شفیع احمد تبلیغ کا عاشق مخلص انسان تھا - نیز کتاب دوربین جنکو منگوانی ہو وہ ایک روپیہ الگ روانہ کریں - کتابیں تھوڑی رہ گئی ہیں - پتہ :- چاندنی چوک کٹرہ اللہ دیا - مکان حسنات احمد دہلی

شباکن

دنیا بھر میں مشہور ہو چکی ہے

شباکن ملیریا کا کامیاب علاج ہے - شباکن پنجاب کے علاوہ سندھ - بنگال بہار یو - پی - اور ہندوستان کے باہر بھی جا رہی ہے - ابھی ہم کو افریقہ سے چھ درجنوں کا آرڈر آیا ہے - ملیریا آ رہا ہے - آج ہی ایک شیشی خرید لیں - قیمت یکصد قرص ایک روپیہ

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

میک لائٹ

تین ماہ میں صرف ایک یونٹ بجلی خرچ کرتا ہے ہر گھر میں اس کی موجودگی ضروری ہے

میک ورکس قادیان

B. 12

روزگار کے متلاشیوں کیلئے اچھا موقع

ضرورت ہے منشیوں کی اراضیات سندھ کے لئے

تنخواہ بیس روپے - قحط الاؤنس دو روپے - الاؤنس غلہ گندم ایک من ماہوار - گویا کل مبلغ ستائیس روپے - مستقل ہونے کی صورت میں گریڈ ۲۵-۱-۲۰ - میٹرک پاس امیدوار جلد ترقی کر سکتے ہیں - مڈل پاس اور اچھے سمجھدار پرائمری پاس بھی درخواست کر سکتے ہیں - نہری علاقہ کے زمیندار امیدواروں کو ترجیح دی جائیگی - تمام درخواستیں مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق سے آنی چاہئیں -

سپرنٹنڈنٹ ایم - این سنڈیکیٹ قادیان

(وی پی ارسال کر دیئے گئے ہیں)

کیا ہم امید رکھیں کہ اس دفعہ ایک دوست بھی ایسے نہ ہونگے جو وی پی واپس کر کے دفتر کو نقصان پہنچانے کا موجب ہوں؟

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ماسکو ۵ اگست۔ روسی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ڈان کے زیریں حصہ کے جنوب میں روسی فوجیں کچھ اور پیچھے ہٹ گئی ہیں۔ بلایا گینا کے علاقہ میں سخت لڑائی ہو رہی ہے۔ یہ علاقہ اس ریلوے لائن سے جنوب میں ہے۔ جو سٹالن گراڈ سے بحیرۂ اسود کو جاتی ہے۔ یہاں روسی فوجیں نئے مورچوں میں آگئی ہیں۔ کلیٹ سکانیا۔ اور جنسکانیا کے علاقوں میں بھی گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔ روسی بہت سے جرمنوں کو قید کر رہے ہیں۔ رائٹر کے نامہ نگار کا بیان ہے کہ روسی اب پہلے سے سخت مقابلہ کر رہے ہیں۔ اور بعض علاقوں میں تو ان کی حالت سدھر بھی گئی ہے۔ ڈان کے نچلے حصہ میں لڑائی کا علاقہ تین ہزار مربع میل تک پھیلا ہوا ہے۔ جرمن بڑے زور سے حملے کر رہے ہیں۔ اور سٹالن گراڈ تک جلد از جلد پہنچنا چاہتے ہیں۔

دہلی ۵ اگست۔ الہ آباد میں پولیس نے جب کانگرس کمیٹی کے دفتر پر چھاپا مارا۔ تو اس کے ہاتھ بعض اہم کاغذات آئے جنہیں اب شائع کر دیا گیا ہے۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ گاندھی جی کے ریزولیوشن کے بارہ میں ممبروں میں اختلاف پیدا ہو گیا تھا۔ ان میں اس بحث کے بھی نوٹ ہیں جو ۲۷ اپریل سے ۳ مئی تک ہوتی رہی۔ اور ان سے معلوم ہوتا ہے کہ جہاں بعض ممبر گاندھی جی کے ہم خیال تھے۔ وہاں بعض مخالف بھی تھے۔ پنڈت نہرو نے اس موقعہ پر کہا۔ کہ مجھے جاپان کی نیت پر بہت شبہ ہے۔ اگر برطانوی فوجیں یہاں سے رخصت ہو گئیں۔ تو جاپانی ممکن ہے کہ یہ کہہ دیں کہ ہم ہندوستان کی آزادی کو تسلیم کر لیتے ہیں۔ مگر ہمیں یہاں کچھ سہولتیں حاصل ہونی چاہئیں ہمیں یہاں ہوائی اڈے چاہئیں اور ہماری فوجوں کو اس ملک میں سے گذرنے کی اجازت ہونی چاہئیے۔ وہ یہاں سے عراق اور ایران پر حملہ کر دینگے اور چین کا گلا گھونٹ دینگے۔ جاپانی ہندوستان کو لڑائی کا اکھاڑہ بنانے پر مجبور ہوں گے۔ اور اہنسا یا میل جول نہ رکھنے سے ان کو روکا نہ جا سکیگا۔ نیز یہاں سول منسٹری کے معطل ہو جانے سے ایسی حالت پیدا ہو جائیگی جس پر قابو نہ پایا جا سکیگا۔ نیز اس مسودہ سے لوگ یہ خیال کرینگے کہ کانگرس محوریوں کے حق میں ہے۔ گاندھی جی کا خیال ہے کہ جنگ میں محوری جیت جائینگے۔ مسز سروجنی نائیڈو نے بھی اسی قسم کے خیالات کا اظہار کیا اور کہا کہ اس سے کانگرس سے ہمدردی کا دائرہ تنگ ہو جائیگا۔ مولانا آزاد نے کہا کہ دونوں پارٹیوں میں اختلافات کچھ زیادہ نہیں ہے۔ ہم مسٹر سٹیفورڈ کرپس کی تجاویز کے ساتھ جاپان کے بھی خلاف ہیں۔ انہوں نے پنڈت نہرو سے کہا۔ کہ ایک نیا مسودہ تیار کریں۔ جو چار کے مقابلہ میں چھ آراء سے نامنظور ہو گیا۔

لنڈن ۵ اگست۔ برطانوی اخباروں نے ان کاغذات کو جلی سرخیوں سے شائع کیا ہے۔ ٹائمز نے لکھا ہے کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ گاندھی جی جاپان کے ساتھ بات چیت کے لئے تیار ہیں۔

چنگکنگ ۵ اگست۔ چین کے سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ چینی پیدل فوجیں امریکن طیاروں کی مدد سے دوشنبہ کی دوپہر سے ینچوان پر برابر حملے کر رہی ہیں۔ دیکھا گیا ہے کہ چینی دستے بڑھتے جا رہے ہیں امریکن طیاروں نے ینچوان پر ساڑھے پانچ پانچ سو پونڈ کے بارہ بم گرائے۔ چین کے وزیر معلومات نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ امریکن طیاروں سے ہمیں ایک فائدہ یہ بھی پہنچتا ہے کہ جاپانیوں کو بھی یہاں بہت سے ہوائی جہاز رکھنے پڑ رہے ہیں۔

دہلی ۵ اگست۔ بحری محکمہ کے ایک اعلان میں کہا گیا ہے کہ خلیج بنگال میں ایک جاپانی اڑان کشتی کو برباد کر دیا گیا۔ اس علاقہ میں کوئی جاپانی جہاز نہیں دیکھا گیا

قاہرہ ۵ اگست۔ مصر میں ابھی .... بری لڑائی صرف گشتی دستوں کی سرگرمیوں تک محدود ہے۔ ہوائی سرگرمیاں بھی بڑے پیمانہ پر نہیں ہوئیں۔

بمبئی ۴ اگست۔ گاندھی جی نے ایک بیان میں کہا کہ گورنمنٹ نے جس طریقہ سے ورکنگ کمیٹی کے مسودہ کو حاصل کیا۔ وہ قابل اعتراض ہے۔ پھر حکومت نے اس مسودہ کا ناجائز استعمال کیا ہے۔ اور غلط رنگ میں شائع کیا گیا ہے۔ گورنمنٹ نے مجھے بدنام کرنے کی کوشش کی ہے میں نے کبھی یہ نہیں کہا کہ جرمنی اور جاپان جیت جائینگے۔ پنڈت نہرو نے بھی یہی کہا کہ شائع شدہ نوٹ طول طویل بحثوں کے ہیں۔ اور چند فقروں کے بے جوڑ اور بے ربط اور سیاق و سباق سے الگ۔

بمبئی ۴ اگست۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس آج برلا ہاؤس میں شروع ہوا۔ گاندھی جی شامل تھے۔ گاندھی جی کو ڈکٹیٹر بنانے کا ریزولیوشن پیش ہو گیا۔ تین گھنٹہ تک خفیہ بحث ہوتی رہی۔ امریکہ اور برطانیہ کے درجنوں نامہ نگار یہاں پہنچ گئے ہیں۔

بمبئی ۴ اگست۔ مولوی حفظ الرحمن صاحب سکرٹری جمعیۃ العلماء ممبر آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے آل انڈیا کانگرس کے اجلاس میں یہ ریزولیوشن پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے کہ کانگرس صوبوں کی علیحدگی کے حق کو تسلیم کرتی ہے معلوم ہوا ہے کہ کچھ سوشلسٹ۔ کمیونسٹ مسلمان کانگرسی اور کچھ انتہا پسند بھی اسکی حمایت کرینگے۔

لنڈن ۴ اگست۔ آج دارالعوام اور دارالامرا کے خفیہ اجلاس منعقد ہوئے۔ نائب وزیر اعظم نے ایک بیان پڑھا۔ اور اس کے بعد پھر کھلا اجلاس شروع ہو گیا۔ دارالعوام نے اتفاق آراء سے برطانیہ میں امریکن فوج کے آنے کے بارہ میں ریزولیوشن منظور کیا۔ دشمن کے ایجنٹوں اور جاسوسوں کی سزا دہی کے طریق بھی تجویز ہوئے۔

دہلی ۴ اگست۔ سر سپرو نے ہندوستانی لیڈروں کی ایک گول میز کانفرنس کے انعقاد کی تجویز کی تھی۔ معلوم ہوا ہے کہ گاندھی جی نے مان لیا ہے۔ کہ کانگرس مسلم لیگ اور ہندو مہا سبھا کے نمائندوں کی کانفرنس ہو۔ اور سر سپرو کو لکھا ہے کہ وہ خود اسکا انتظام کریں۔

بمبئی ۴ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر اینے سر سپرو اور مسٹر جیکر ۷ اگست کو گاندھی جی سے ملنے یہاں آ رہے ہیں اور حکومت کے ساتھ کانگرس کی مصالحت کرانیکی کوشش کرینگے۔ اور گاندھی جی کے علاوہ پنڈت نہرو اور مولانا آزاد سے بھی ملیں گے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مسٹر اینے وائسرائے کا ایک خط بھی ساتھ لائینگے۔

دہلی ۴ اگست۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ برطانوی طیاروں نے اکیاب کے قریب اہم برمی ریلوے لائن پر بمباری کی۔ اور کئی مقامات پر مشین گنوں سے گولیاں چلائیں۔ وائرلیس سٹیشن پر بھی بم برسائے۔ اکیاب میں تباہ شدہ ہوائی اڈوں کو جاپانی دوبارہ تعمیر نہیں کر سکے۔

لنڈن ۴ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ جرمنی اور اٹلی نے درہ برینر کو پبلک ٹریفک کے لئے بالکل بند کر دیا ہے۔ یہ درہ دونوں ملکوں کی سرحد پر ہے اور جرمنی سے ایک اہم جنگی ریلوے لائن اور سڑک اٹلی جاتی ہے۔

لنڈن ۴ اگست۔ جرمنوں نے دعویٰ کیا ہے کہ ان کی فوجیں دریائے ساکو تک پہنچ چکی ہیں۔ اور اس کے پاس ایک شہر ورشیلوف پر قبضہ کر لیا ہے جو روستوف سے ۱۳۰ میل کے فاصلہ پر ہے اور اس رستے پر واقع ہے جہاں سے تیل کی پائپ لائن گذرتی ہے۔ روسیوں نے اسکی تصدیق نہیں کی۔

بمبئی ۴ اگست۔ کہا جاتا ہے کہ ڈاکٹر کھارے جنہوں نے پہلے کانگرس سے بغاوت کر دی تھی۔ اب پھر اپنی پارٹی سمیت اس میں شامل ہونگے۔

ملبورن ۴ اگست۔ آسٹریلین اخبارات نے لکھا ہے کہ گذشتہ چند ماہ میں جاپان نے شمال مشرقی آسٹریلیا کے نزدیک پندرہ اڈوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ جنہیں طیارہ بردار جہاز استعمال کر رہے ہیں۔

پشاور ۴ اگست۔ خان عبدالغفار خان نے گورنر سرحد کو جو خط سرخپوشوں کے غیر علاقہ میں بھیجے جانے کے متعلق لکھا تھا۔ اس کا جواب انہیں مل گیا ہے۔ آپ نے جواب کی نوعیت بیان کرنے سے انکار کر دیا۔

بمبئی ۴ اگست۔ یہاں یہ افواہ زوروں پر ہے کہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس سے قبل گاندھی جی مسٹر جناح سے ملیں گے۔ ان کے چند گہرے دوستوں کی طرف سے اس بارہ میں اصرار ہو رہا ہے۔

لاہور ۴ اگست۔ پنجاب بیوپار منڈل کے صدر لالہ بہاری لال چانند نے ایک بیان میں ان دکانداروں کی شدید مذمت کی۔ جو ناجائز نفع اندوزی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ مگر کہا کہ کنٹرول بھی مشکلات کا صحیح علاج نہیں۔ کیونکہ جنگ کی وجہ سے اشیاء کی قیمت تو بڑھ گئی ہے مگر پیداوار میں کوئی توسیع نہیں ہوئی۔

قاہرہ ۵ اگست۔ تیسرے پہر کی خبر ہے۔ کہ ہوائی سرگرمیاں بڑھ گئی ہیں۔ اتحادی طیاروں نے سطحی محاذ پر دشمن کے فوجی جمگھٹوں پر حملے کئے۔ اور سمندر میں جہازوں پر بھی حملے کئے گئے۔

ماسکو ۵ اگست۔ روس کے متعلق تازہ ترین خبر یہ ہے کہ جنوبی مورچہ پر حالت نازک ہے۔ روستوف سے پچاس میل جنوب میں روسیوں کو اپنے سے زبردست دشمن کا مقابلہ کرنا پڑ رہا ہے۔ بلایا گینا کے علاقہ کے علاوہ اب روسی جنسکانیا کے علاقہ میں بھی نئے مورچوں پر ہٹ آئے ہیں یہ جگہ روستوف سے سو میل جنوب میں ہے لڑائی کا زور ہر آن بڑھ رہا ہے اور جرمن برابر ریزرو دستے میدان میں لا رہے ہیں۔

لنڈن ۵ اگست۔ جنرل میکارتھر کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ نیوگنی کے لوگ اتحادی فوجوں کے دوش بدوش دشمن کا مقابلہ کر رہے ہیں۔

واشنگٹن ۵ اگست۔ امریکہ کے بحری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ بحیرہ کورل اور مڈوے کی لڑائیوں میں امریکن بیڑے کے صرف ایک ہوائی دستہ نے ۷۷ جاپانی طیارے برباد کر دئے۔ صرف چار امریکن طیارے کام آئے۔ خیال ہے۔ کہ اٹھارہ مزید جاپانی جہاز برباد ہو چکے ہونگے۔

بمبئی ۵ اگست۔ آج صبح بھی کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ وردھا ریزولیوشن پر سرکاری غیر سرکاری ملکی و غیر ملکی نکتہ چینی کے بارہ میں گاندھی جی نے تین گھنٹہ تک تقریر کی۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی